تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۶ | مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۸ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۳ رجب ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور نے جمعرات ۱۲ جنوری سے درس قرآن مجید شروع فرما دیا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت اس سال احمدیہ ٹورنامنٹ ۱۷ جنوری سے شروع ہو کر ۲۰ کو ختم ہوگا۔

بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور نے اپنے بچہ کا عقیقہ قادیان میں آکر کیا۔ اور حضرت ام المومنین کے ذریعہ گوشت تقسیم کرایا۔

بٹالہ قادیان بوٹاری ریلوے لائن

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ بٹالہ سے بوٹاری تک جو ریلوے لائن بنانے کی تجویز تھی۔ اور جو قادیان کے پاس سے گذریگی۔ اسے ریلوے بورڈ نے منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ ہمارے پاس حسب ذیل سرکاری اعلان محکمہ اطلاعات گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے پہونچا ہے۔

"ریلوے بورڈ نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے زیر انتظام پانچ فٹ چھ انچ پٹڑی کی بٹالہ سے بوٹاری تک ۴۲ میل لمبی ریلوے لائن کی تعمیر کی منظوری دیدی ہے۔

اس پروجیکٹ کا نام بٹالہ بوٹاری ریلوے ہوگا"

معلوم ہوا ہے گورنمنٹ گزٹ میں بھی یہ اعلان ہو گیا ہے۔ سروے ہو چکی ہے۔ اور لائن کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔

نہ معلوم آریہ اخبار ملاپ (۱۳ جنوری) نے اس لائن کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے "قادیان ریلوے سٹیشن بننے والا ہے" کے عنوان سے یہ غلط بیانی کیوں کی ہے۔ کہ "خلیفہ قادیانی مرحوم (مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ایک یہ بھی دعویٰ کیا تھا۔ کہ قادیان میں کبھی ریل گاڑی نہ جائیگی۔ یہاں مرہٹہ اور بلوکے انبار ہی لگے رہینگے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے خلاف قادیان کی ترقی اور وسعت متعلق پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ اور قادیان کا ریلوے سٹیشن بننا یقیناً اس ترقی کا ثبوت ہوگا۔

مہاشہ پریم چند کے متعلق اخبار تیج کا اعلان

مہاشہ پریم چند صاحب ہوشیارپوری کے متعلق اخبار "تیج" نے اپنے ۹ر جنوری کے پرچہ میں حسب ذیل عجیب و غریب مضمون شائع کیا ہے :-

"دہلی ۷ر جنوری - مہاشہ پریم چند سابق شیخ انعام الحق ہوشیارپوری کے خلاف جس کے مضامین بسا اوقات "تیج" میں شائع ہوتے رہتے ہیں - کئی آریوں نے بہت سے سنسنی خیز الزامات عاید کئے تھے - جن میں سے ایک یہ بھی تھا - کہ وہ درحقیقت آریہ سماجی نہیں ہے - بلکہ احمدی جماعت کا آدمی ہے - اور درپردہ انہیں کا کام کر رہا ہے - ان الزامات کی بناء پر تقریباً تین ہفتہ سے ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھایا گیا تھا - جو پوجیہ شری نارائن سوامی جی مہاراج - لالہ نرائن دت جی پردھان آریہ سماج دہلی اور لالہ دیش بندھو ڈائرکٹر "تیج" پر مشتمل تھا - کمیشن ہذا نے صحیح واقعات معلوم کرنے کی غرض سے بہت سی شہادتیں قلمبند کی ہیں - مہاشہ پریم چند سے صفائی طلب کی گئی - تو وہ کوئی اطمینان بخش صفائی پیش نہیں کر سکا - بریں وجہ اسے "تیج" کے عملے سے برطرف علیٰحدہ کر دیا گیا - نیز اسے مزید موقعہ دیا گیا - کہ وہ اپنی صفائی پیش کرے - معلوم ہوا ہے - بجائے صفائی پیش کرنے کے وہ شخص کل جامع مسجد دہلی میں کھلم کھلا مسلمان ہو گیا ہے - اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے - کہ اس کے خلاف جو الزامات عائد کئے گئے تھے - وہ بڑی حد تک درست تھے - اور وہ بظاہر آریہ سماجی بنکر جو کرنا چاہتا تھا - اس میں اُسے کامیابی نصیب نہیں ہوئی - ایسے شخص کے مسلمان ہونے کا کسی ہندو کو افسوس نہ ہونا چاہیئے - اور نہ ہی اُسے کوئی اہمیت دینی چاہیئے"

مہاشہ پریم چند کا ارتداد سے تائب ہو کر مسلمان ہونا تو کوئی غیر معمولی بات نہیں - آج تک آریہ سماج اور کس باعلم سمجھدار اور سنجیدہ مزاج انسان کو مرتد کر کے اپنے اندر رکھ سکی ہے - کہ مہاشہ پریم چند کو ہضم کر سکتی - ہاں جو وجہ مہاشہ صاحب کے تائب ہونے کی بیان کی گئی ہے - وہ نہایت ہی مضحکہ خیز اور آریوں کے اس خوف و ہراس کا نتیجہ ہے - جو انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے لاحق ہے - کہا گیا ہے - کہ مہاشہ صاحب موصوف پر کئی آریوں نے بہت سے "سنسنی خیز الزامات عائد کئے تھے" اور ان سنسنی خیز الزامات میں سے سب سے بڑا الزام یہ بیان کیا گیا ہے - کہ "وہ درحقیقت آریہ سماجی نہیں ہے - بلکہ احمدی جماعت کا آدمی ہے - اور درپردہ انہیں کا کام کر رہا تھا"

اس کے متعلق ہم فی الحال سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہیئے - کہ کسی احمدی کے لئے یہ موت سے بھی بدتر ہے - کہ وہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس قسم کے الفاظ اپنے قلم سے نکالے - جس قسم کے الفاظ مہاشہ پریم چند کی طرف سے "تیج" کے صفحات میں چھپتے رہے ہیں - خدا تعالےٰ مہاشہ صاحب کو معاف فرمائے - اور انہوں نے آریہ ہونے کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کے متعلق جو گستاخیاں کی ہیں - ان کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق بخشے :-

آریوں کے اسی الزام سے کہ مہاشہ پریم چند احمدی تھے - ان کے دوسرے "سنسنی خیز الزامات" کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے +

اگر ہماری یہ سطور کسی طرح مہاشہ صاحب کی نظر سے گذر سکیں - تو مہربانی کر کے وہ خود بھی تیج کے اس مفتریانہ اعلان پر روشنی ڈالیں :-

جلدی اطلاع دیں!

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر کا جو خلاصہ اس پرچہ میں شائع کیا جا رہا ہے - احباب اسے غور اور توجہ سے ملاحظہ فرمائیں - اور جن امور کے متعلق حضور نے جنوری کے اندر اندر جواب طلب فرمایا ہے - ان کا جواب جلد دیں - مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر ۲۰ر جون کے مجوزہ جلسہ میں جو احباب لیکچر دینے کی تیاری کر سکیں - وہ جلد سے جلد اپنے نام سے حضرت اقدس کو اطلاع دیں - چونکہ تجویز یہ ہے کہ تمام ہندوستان میں ایسے جلسے ہوں - اس لئے کم از کم ایک ہزار لیکچراروں کی ضرورت ہے - احمدی احباب کو نہ صرف خود اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے - بلکہ دوسرے مسلمانوں اور غیر متعصب نامسلموں کو بھی اس بات کے لئے تیار کرنا چاہیئے :-

الفضل کی ایجنسیاں

بعض شہروں میں الفضل کی ایجنسیاں قائم کی گئی تھیں - افسوس ہے - کہ ایجنٹ صاحبان کے نام بقایا اس قدر ہو گیا ہے - کہ ہم اب تا بیباقی حساب آئندہ وہ ایجنسیاں جاری نہیں رکھ سکتے - ان ایجنٹ صاحبان سے خط و کتابت کافی ہو چکی ہے -

ہم ان شہروں کے احباب سے معافی کے خواستگار ہیں کہ ان کو جلسہ کے حالات کے پرچے بروقت نہیں مل سکے - وہ براہ راست اخبار جاری کروا لیں :-

۱ - ایجنسی امرتسر - بقایا = [illegible]
۲ - ایجنسی لاہور - بقایا = [illegible]
۳ - ایجنسی لائلپور - بقایا = [illegible]
۴ - ایجنسی سیالکوٹ - بقایا = [illegible]
۵ - ایجنسی حاجی پورہ (سیالکوٹ) بقایا = [illegible]
۶ - ایجنسی حیدرآباد دکن - بقایا = [illegible]
۷ - ایجنسی نوشہرہ - بقایا - [illegible]
۸ - ایجنسی جہلم - بقایا - [illegible]

ذمہ دار اصحاب سے گذارش ہے - کہ از راہ کرم مداخلت فرما کر یہ بقایا ہمیں وصول کرا دیں - والاجر عنداللہ

(ناظم طبع و اشاعت)

26

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ کا خلاصہ

۱۹۲۷ء کے واقعات پر تبصرہ اور ۱۹۲۸ء کا پروگرام

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۷ دسمبر کو جو تقریر فرمائی - وہ مفصل طور پر توانشاء اللہ علیحدہ شائع ہوگی - اس وقت اس کا کسی قدر خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ ایڈیٹر

سب سے اول حضور نے اس بات کو دیکھکر کہ

جلسہ گاہ

باوجود بہت کشادہ اور فراخ ہونے کے جلسہ پر آنیوالے اصحاب کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہے - اور بہت سے احباب جگہ کی تنگی کیوجہ سے جلسہ گاہ کے باہر کھڑے ہیں - اس بات پر اظہار افسوس فرمایا - کہ منتظمین جلسہ نے گذشتہ سال کی نسبت اس سال جلسہ گاہ کیوں بہت زیادہ وسیع نہیں بنائی - اور ارشاد فرمایا - کہ آئندہ کے لئے جلسہ گاہ کی تعمیر نظارت متعلقہ کے فرائض میں سے ایک اہم فرض قرار دی جائیگی -

اس کے بعد حضور نے اس انتظام کے متعلق جو اس سال حضور کے

پہرہ

کے لئے کیا گیا تھا - فرمایا - کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے چونکہ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے - اور پہلے کی طرح بے قاعدہ ہجوم کا بوجھ برداشت نہیں کیا جاسکتا - اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے - کہ اس کا باقاعدہ انتظام کیا جائے - اور مصافحہ کرنے والے احباب بے قاعدہ طور پر ہجوم کرکے بوجھ ڈالنے کی بجائے انتظام کے ماتحت مصافحہ کریں ۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ متعدد جگہوں سے اس قسم کی اطلاعیں آئی ہیں - کہ دشمنان اسلام اور دشمنان سلسلہ احمدیہ اس قسم کی تجویزیں کر رہے ہیں - کہ مجھ پر حملہ کیا جائے بیسیوں لوگوں نے اس قسم کی خوابیں بھی دیکھی ہیں - جن میں خطرہ دکھایا گیا ہے - اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ ایسا انتظام کیا جائے - تاکہ ایسے لوگ قریب نہ پہونچ سکیں جن کے متعلق پوری واقفیت نہ ہو - کیونکہ ہجوم میں حملہ کرنے والے کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے - گو مذہبی لحاظ سے خدا تعالےٰ کے رستہ میں مارا جانا بہت بڑی نعمت ہے - لیکن شماتت اعدا کو مدنظر رکھتے ہوئے

حفاظت کا انتظام

کرنا ضروری ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی جب خطرہ ہوتا تھا - تو پہرہ کا انتظام کیا جاتا تھا - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اجازت دیتے تھے ۔

اس کے بعد حضور نے مولوی عبید اللہ صاحب سنوری حضرت تائی صاحبہ اور محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب ناظر دعوت وتبلیغ کی وفات کا جو اس سال وقوع پذیر ہوئیں - ذکر کرتے ہوئے اظہار افسوس کیا اور فرمایا - ان

وفات پانے والوں کا ذکر

اس لئے کیا گیا ہے - کہ جماعت میں ان لوگوں کے متعلق محبت اور الفت کے جذبات پیدا ہوں - جو سلسلہ کے خدمتگذ[ار] ہوتے ہیں -

اس کے بعد ان حالات اور واقعات کا ذکر فرمایا - جو گذشتہ سال میں تمام مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے وقوع پذیر ہوئے - اور جن میں جماعت احمدیہ نے اپنی خدمات پیش کر[کے]

اسلام اور مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت

کی - مثلاً فسادات لاہور جن کیوجہ سے مسلمان لاہور مصائب اور مشکلات میں پھنس گئے - راجپال کے متعلق ہائی کورٹ کا فیصلہ اور ایڈیٹر صاحب مسلم اوٹ لک کا مقدمہ - ان حالات میں تمام مسلمانوں کے

اتحاد

کی جو یہ تجویز حضور نے کی - کہ ہر فرقہ کے مسلمان بے شک دو[سرے] مسلمانوں کو تبلیغ کریں - اور اپنا ہم عقیدہ بنانے کی کوشش کریں - مگر سیاسی اور تمدنی معاملات میں مل کر کام کریں - کیونکہ یہ فوائد تمام مسلمانوں کے مشترکہ ہیں - اس کی قبولیت کا ذکر فرمایا - اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اسے جو کامیابی نصیب ہوئی - اسے بیان کیا ۔

تمام مسلمانوں میں مشترکہ فوائد و اغراض کے لئے اتحاد پیدا کرنے اور ان میں بیداری اور زندگی کی روح پھونکنے کے لئے جو

انجمن ترقی اسلام

بنائی گئی - اس کی کامیابی کا ذکر فرمایا - اسی سلسلہ میں

سفر شملہ

کے متعلق فرمایا - اس کے دو بڑے فائدے حاصل ہوئے ہیں - ایک تو یہ کہ مذہبی لحاظ سے اس مسودہ میں مشورہ دینے کا موقعہ مل گیا - جو گورنمنٹ نے مذاہب کے بزرگوں کی ہتک کے انسداد کے لئے تجویز کیا تھا - چنانچہ مسودہ میں بعض تبدیل[یاں] میرے مشورہ سے منظور ہو گئیں - بعض منظور نہ بھی ہوئیں مگر بہت بڑی کامیابی یہ حاصل ہوئی کہ ہندوستان کے بڑے لوگوں کو معلوم ہو گیا - کہ اسلام کے لئے احمدی سب کچھ قربان کرکے کام کرنے والے ہیں -

دوسرا فائدہ یہ ہوا - کہ اسی اثناء میں ہندو مسلمانوں کی

اتحاد کانفرنس

منعقد ہوئی - جس کا مجھے بھی ممبر بنایا گیا - اس وجہ سے مجھے ہند[و] مسلمان لیڈروں کے ساتھ ملکر کام کرنا پڑا - اور اس طرح ایک تو ہندو مسلمان لیڈروں سے ذاتی طور پر واقفیت پیدا ہو گئی دوسرے ان کی شخصیتوں اور رجحانات کا علم ہو گیا - اور اب میں ان کے متعلق بصیرت سے واقفیت رکھتا ہوں - ا[ور] کہہ سکتا ہوں - کہ ان میں اخلاص سے کام کرنے والے بھی ہی[ں]

گو بعض نمائشی بھی ہیں۔ اس کانفرنس میں یہ میری ہی کوشش کا نتیجہ تھا۔ کہ مسلمان ممبروں میں اتحاد رہا۔ اور ہندوؤں کی ایک پارٹی ہندوؤں سے ٹوٹ کر مسلمانوں کے ساتھ مل گئی۔ اور اگرچہ شملہ میں کوئی بات طے نہ ہو سکی۔ مگر یہ اسی کا اثر تھا۔ کہ کلکتہ میں ہندو مسلم لیڈر گائے اور باجا کے متعلق تصفیہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

بزرگانِ مذاہب کی توہین کے انسداد کا جو قانون بنا ہے۔ وہ میری رائے میں نامکمل ہے۔ اور اس کا اظہار میں نے گورنمنٹ کے ایک ذمہ دار افسر کے سامنے کر دیا تھا۔ اس قانون کی وجہ سے ہندو مسلمانوں کے جھگڑے دور ہو کر ان میں صلح نہیں ہو سکتی۔

حقیقی صلح

کا صرف یہی طریق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پیش کیا ہے۔ کہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ اور دوسرے مذاہب کی طرف عیوب منسوب نہ کریں۔ اس طرح نہ تو کسی کا کچھ نقصان ہوتا ہے اور نہ کسی کی آزادی میں کوئی فرق آتا ہے۔

اسی طرح

صلح کا ایک اور طریق

یہ بھی ہے کہ دوسروں کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ ہندوؤں کو اس سے کیا۔ کہ مسلمان گائے ذبح کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو سکھوں کے جھٹکہ پر ناراض ہوتے ہیں۔ ان کی بھی نادانی ہے اگر سکھ جھٹکہ کر کے کھاتے ہیں۔ تو ہمیں کیا۔ اور اگر عیسائی سور کھاتے اور شراب پیتے ہیں۔ تو ہمارا کیا حرج ہے۔ ایسا ہی مسلمانوں کا ہندوؤں اور سکھوں سے یہ کہنا کہ وہ مسجد کے پاس باجہ نہ بجائیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ غرض کسی کو کسی کے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ مگر حیرت ہے۔ یہ بات ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ جو دینی اور دنیوی علوم کے عالم کہلاتے۔ اور لوگوں کے راہ نما ہونے کے مدعی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں دین کے معاملہ میں کوئی کسی پر جبر نہیں کرتا۔ حالانکہ حالت یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کی مذہبی باتوں میں دخل دیا جاتا اور ان کے کرنے سے روکا جاتا ہے۔ جب تک ایک دوسرے کے خلاف یہ جبر ترک نہ کیا جائیگا۔ اس وقت تک امن نہ ہو گا۔

اس سال جو

تبلیغی کام

ہوا ہے۔ وہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ہوا ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب نے ہندوستان کے دو طویل دورے کئے۔ جن سے معلوم ہوا ہے۔ کہ احمدیت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں جو بے جا بغض تھا وہ دور ہو رہا ہے کولمبو میں احمدیوں کی سخت مخالفت کی جاتی تھی۔ مگر اب مفتی صاحب کے وہاں کئی لیکچر ہوئے۔ جو غیر احمدیوں نے اپنے خرچ اور اپنے انتظام سے کرائے۔ اگر مفتی صاحب کچھ عرصہ وہاں ٹھہر سکتے۔ تو بہت سے لوگ جماعت میں داخل ہو جاتے۔ غرض تبلیغی طور پر بھی ایسے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ مستقبل قریب یا بعید میں ان کے بہت اچھے نتائج رونما ہوں گے۔ اس سال انگریزی

ترجمہ قرآن

۲۳ پاروں تک ہو چکا ہے۔ اور انشاء اللہ اگلے سال مکمل ہو جائیگا۔ اردو ترجمہ قرآن کے نوٹ بھی درست کر کے لکھے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ دس پاروں کے نوٹ آئندہ سال شائع ہو سکیں گے۔

ادنیٰ اقوام میں تبلیغ

کرنے کے بھی خدا تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ اس پہلو سے بھی زور سے کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ پچھلے دو ہفتوں میں ہی تیس کے قریب ایسے لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس جلسہ پر تین چار آدمی مسلمان ہوئے ہیں۔ یہ ہماری پچھلی کوششوں کے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔

ملکانوں کی حالت

کا اندازہ اس بچہ کی تقریر سے لگایا جا سکتا ہے جس نے ابھی تقریر کی ہے۔

اس سال خدا تعالےٰ نے

دو رسالے

جاری کرنے کی توفیق دی۔ جنہوں نے کامیابی سے اپنا کام کیا۔ ان میں سے ایک تو انگریزی کا سن رائز ہے۔ اور دوسرا مصباح عورتوں کا اخبار ہے۔ سن رائز کے ایک سال میں پندرہ سو کے قریب خریدار ہو گئے ہیں۔ یہ اچھی کامیابی ہے۔ مگر اخراجات کے مقابلہ میں کافی نہیں۔ اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مصباح کی خریداری کے لئے عورتوں کو تحریک کرنی چاہیئے۔

اس سال خاص خاص لوگوں کو

خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ

کی گئی۔ کئی ایسے لوگوں سے خط و کتابت کی گئی۔ جو اچھے اہل علم اور علمی ڈگریاں رکھنے والے ہیں۔

پچھلے سال مالی حالت کمزور تھی۔ مگر جماعت نے مجلس مشاورت پر جو وعدہ کیا۔ اسے بڑی دیانتداری سے پورا کیا۔ اور یک لخت اس طرح ترقی ہوئی۔ کہ بہت کچھ کمی پوری ہو گئی۔ گو سال کے آخر مہینہ میں کمی رہی۔ شائد دوست نو مہینے کے بعد اپنا وعدہ بھول گئے۔ مگر مومن جو وعدہ کرتا ہے اسے کبھی نہیں بھولتا۔ اگر یہی جوش جاری رہے۔ جو اس سال دکھایا گیا ہے۔ تو ایک دو سال کے اندر تمام فنڈز کے قرضے دور ہو سکتے ہیں۔

اس سال

ریزرو فنڈ

کی تحریک کی گئی۔ مگر جماعت نے اس کی طرف بہت کم توجہ کی اور بہت تھوڑی رقمیں آئیں۔ اس قدر بھی نہ تھیں۔ جو ہنگامی بوجھ کو برداشت کر سکتیں۔ ساری رقم دس ہزار کے قریب جمع ہوئی۔ مگر اس سے زیادہ ٹریکٹوں اشتہاروں اور مبلغوں کے دوروں پہ خرچ ہوا۔ اور اس طرح ریزرو فنڈ کی تحریک آئندہ کے لئے ریزرو رہ گئی۔

اس سال

بیرونی ممالک میں تبلیغی کام

جو ہوا۔ اس میں مسلم پولیٹیکل لیگ لندن کا قیام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو میری تحریک پر اس لئے قائم کی گئی۔ کہ انگریزوں کو مسلمانوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور مسلمانوں کی پولیٹیکل حالت سے آگاہ کیا جائے۔

اس سال انگلستان میں ایسے لوگ مسلمان ہوئے ہیں جو علمی لحاظ سے خاص حیثیت رکھتے ہیں۔ امریکہ میں بھی بہت اچھا کام ہوا ہے۔ اور وہاں ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو خود احمدیہ مشن قائم کر رہے اور تبلیغ کر رہے ہیں۔ ایران میں بھی زیادہ اثر پیدا ہو رہا ہے۔ وہاں کے اخبارات مسلمانوں کو ہماری تقلید کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ شام میں بھی بہت کامیابی ہوئی ہے۔ حال میں ایک بہت بڑے پیر صاحب کا لڑکا جماعت میں داخل ہوا ہے۔ افریقہ میں بھی اس سال اچھا کام ہوا ہے۔ کئی جگہ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں سماٹرا میں کئی سو کی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ ان میں اچھے آسودہ حال لوگ بھی ہیں۔ روس کے مبلغ محمد امین خان صاحب اور صوفی غلام محمد صاحب ماریشس سے اس سال واپس آئے ہیں۔ جہاں وہ گیارہ سال رہے۔ وہاں ایک ہزار کے قریب احمدیوں کی جماعت ہے۔

خدا کی بات

اس کے بعد بعض اندرونی اور بیرونی فتنہ انگیزوں کی شرارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ شوکت و سلامتی سعادت اور ترقی کا زمانہ عنقریب آنے والا ہے۔ اور میرے خدا کی یہ بات ضرور پوری ہو گی۔

اس کے بعد سال حال کے پروگرام کے متعلق فرمایا۔
سب سے اول اور ضروری چیز جسکی جماعت کو ضرورت ہے وہ

اصلاح نفس

ہے۔ خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ ہم اسلام کی حقیقی شکل دنیا پر ظاہر کریں۔ اور یہ کام بغیر اس کے ہو نہیں سکتا۔ کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے کامل تعلق ہو۔ اور یہ تعلق بغیر اصلاح نفس کے نہیں ہو سکتا۔ پس میں دوستوں سے کہونگا۔ کہ وہ اصلاح نفس کریں اس کے لئے نہایت ضروری بات

قرآن کریم کا مطالعہ

ہے۔ قرآن جان ہے سارے تقوے وطہارت کی۔ قرآن پڑھنے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ

درس جاری کیا جائے

اگر کسی جگہ روزانہ لوگ درس میں شامل نہ ہو سکیں۔ تو ہفتہ میں تین بار یا دو بار یا ایک بار ہی رکھا جائے۔ اور جہاں جہاں امیر مقرر ہیں وہ درس دیں۔ اگر کوئی امیر درس نہ دیسکے۔ تو وہ مجھ سے کسی اور آدمی کے مقرر کرنیکی منظوری لے۔

دوسری تجویز

یہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو اس دفعہ جولائی کے مہینہ میں قرآن کریم کے دس پاروں کا گیارھویں سے لیکر بیسویں تک درس دونگا جو لوگ شامل ہونا چاہیں جنوری میں ہی اطلاع دیدیں۔ کم از کم پچاس دوست باہر سے آئیں گے۔ تو درس دونگا۔

اصلاح نفس کے لئے دوسری چیز یہ ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود ؑ کی کتب کا مطالعہ

کیا جائے۔ اگر ہر ایک احمدی یہ فیصلہ کرلے۔ کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کرونگا۔ تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔

دوسری بات اس سال کے پروگرام میں یہ رکھی جاتی ہے۔ کہ

منافقین

کے متعلق اس سال فیصلہ کرنا ہے۔ جو کہیں جگہ پائے جاتے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ مقابلہ سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے حالات اور ان کی شرارتیں معلوم کی جائیں۔

ایک اور ضروری کام

اولاد کی تربیت

ہے۔ اس کی طرف توجہ نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ کئی شخص جو بہت مخلص تھے۔ ان کی اولاد بگڑ گئی۔ دوسرے

آپس کے معاملات

کے متعلق خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ اگر ایک شخص بدمعاملگی کرتا ہے۔ تو سب کے متعلق چرچا ہو جاتا ہے۔ ایسی باتوں کو روکنے کے لئے ہر طرح انتظام اور کوشش کرنی چاہیئے۔ مثلاً اگر کوئی مجبوری کی وجہ سے قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو وہاں کے احمدیوں کو ملکر اس کا قرضہ ادا کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ پھر وہ اس رقم کو ادا کر دے۔

ایک اور ضروری چیز

برادرانہ ہمدردی

ہے۔ یعنی مصیبت اور مشکل کے وقت اپنے بھائیوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ پھر

زبان کو قابو میں رکھنا

چاہیئے۔ سخت کلامی بہت بُرا اثر ڈالتی ہے۔ ایک اور ضروری بات

نماز باجماعت

کی طرف توجہ کرنا ہے۔ ہماری کوئی ایک بھی جماعت ایسی نہ ہونی چاہیئے۔ جہاں نماز باجماعت نہ ہوتی ہو۔ پھر جماعت میں سے

سستی اور کاہلی کو دور کرنا

چاہیئے۔ سستی سے قوموں کو بڑا نقصان پہونچتا ہے۔ کسی کو بیکار نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ ایک اور نہایت ضروری بات یہ ہے۔ کہ اسلام کی ترقی اور باقی قوموں کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ کہ

احمدیت کی تبلیغ

کی جائے۔

یہ باتیں تربیت کے لحاظ سے ضروری ہیں۔ ان کے بعد دوستوں کو

ریزرو فنڈ

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کا ایک ہزار آدمی اس بات کا ذمہ لے۔ کہ وہ سال میں سو سے لیکر ہزار تک اس فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرے گا۔ اور سو آدمی ایسا کھڑا ہو جائے جو ہزار سے لے کر پانچ ہزار تک سال میں جمع کردے۔ تو اچھی خاصی رقم جمع ہو سکتی ہے۔

اس سال جو تحریکیں کی گئیں۔ ان میں سے ایک

چھوت چھات

کی تحریک ہے۔ یہ تحریک مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کی جان ہے ضروری ہے۔ کہ مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔ میں دوستوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو خصوصیت سے جاری رکھیں گے۔

ایک اور ضروری بات جو اس سال کے پروگرام میں رکھنی چاہیئے وہ مسلمانوں کا

آپس میں تعاون

ہے۔ جہاں مسلمان سودا بیچنے والے ہوں۔ وہاں ان سے خریدا جائے۔ البتہ جو چیزیں مسلمانوں کے پاس نہ ہوں۔ وہ ہندوؤں سے خریدی جا سکتی ہیں۔ تجارت میں ترقی کرنے کا

ایک طریق

یہ بھی ہے۔ کہ ہماری جماعت فیصلہ کرے۔ کہ فلاں چیز اپنی جماعت کے لوگوں کی ساختہ ہی استعمال کرنی ہے۔ یا ان کی جو اس تحریک میں ہمارے ساتھ شامل ہوں۔

ایک خاص بات

قابل ذکر یہ ہے۔ کہ مسلمانوں پر یہ ثابت کر دیا جائے کہ ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ اور ان سے بڑھکر ان کے خیر خواہ ہیں۔ اگر کہیں سختی ہو۔ تو اس پر صبر کیا جائے۔ صلح و آشتی ہمدردی اور محبت سے تبلیغ کرنی چاہیئے۔

اب ایک ضروری بات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہندوستان میں

سائمن کمیشن

جو آرہا ہے۔ اس کے متعلق مسلمانوں کو سمجھانا چاہیئے۔ کہ اس کا بائیکاٹ کرنا کسی صورت میں بھی مسلمانوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا احباب اپنے پروگرام میں ایک بات یہ داخل کریں۔ کہ

سن رائز

کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس سال کی ایک اور ضروری تحریک یہ ہے۔ کہ ہر شخص کو اپنے ہاتھ میں

سونٹا رکھنا

چاہیئے۔ اور جن ضلعوں میں تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔ وہاں کے لوگوں کو

تلوار رکھنا چاہیئے۔

دوسرے اضلاع میں جو لوگ تلوار رکھ سکتے ہیں۔ وہ بھی رکھیں۔

اب میں آخری بات بیان کرتا ہوں۔ جو نہایت اہم ہے اور وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی سے مخالفین اسلام کو واقف کرنے کے لئے اس سال ۲۰ جون کو

تمام ہندوستان میں جلسے

کئے جائیں۔ جن میں ان تین مضامین پر تقریریں ہوں۔ (۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا قربانیاں کیں۔ (۲) آپ کی پاکیزہ زندگی۔ (۳) سیاسی اور تمدنی ترقی کے لئے آپ کے ارشادات۔ ان مضامین پر تقریریں کرنے والے کم از کم ایک ہزار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے نام پیش کریں۔ اور جنوری میں ہی پیش کردیں۔ اس کے لئے ہر علاقہ میں تیاری شروع کردینی چاہیئے۔ تاکہ لیکچر کامیابی سے ہوں۔

یہ اس پروگرام کا خلاصہ ہے۔ جس پر اس سال ہماری جماعت کے لوگوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

خطبہ نکاح

اسلام میں عورت کی حیثیت

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۲۴ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ نکاح ارشاد فرمایا)

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان آیات میں نکاح کرنے والے مردوں اور عورتوں کی ذمہ واریاں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن نہایت ہی تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان جن کے نکاحوں کے موقعہ پر بہترین تدابیر اور زرین ارشاد اور روشن رہ نمایاں کی گئی ہیں۔ وہی اس وقت نکاح کے بارے میں سب قوموں سے زیادہ خرابیاں پیدا کرنے والے ہیں۔

مرد عورت کے تعلقات

جن مصلحتوں پر مبنی ہیں۔ اور ان تعلقات میں جو اغراض اور مقاصد پوشیدہ ہیں۔ انہیں وہ قومیں جن کو یہ زرین ہدایات نہیں دی گئیں۔ جو مسلمانوں کو دی گئی ہیں۔ اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر حاصل کر رہی ہیں۔ مگر مسلمان جن کے لئے صاف اور کھلے الفاظ میں مرد و عورت کے تعلقات کی اغراض ان کی ذمہ واریاں اور اُن کی زندگی کے مقاصد بیان کئے گئے تھے۔ ان کی حالت نہایت گری ہوئی ہے۔ عورتوں کی جو بری حالت مسلمانوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ دنیا کی اور کسی قوم میں نہیں ہوگی۔ مسلمان اپنے ملک کے دوسرے لوگوں کو ہی دیکھیں۔ ہندو عورتوں کی حالت مسلمان عورتوں کی حالت سے بہت بہتر ہے عیسائی عورتوں کی حالت مسلمان عورتوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ وہ اس مقام پر پہونچی ہوئی ہیں۔ کہ ان کو انسان کہا جاسکتا ہے۔ مگر

مسلمان عورتوں کی حالت

الا ماشاء اللہ اس سے بہتر نہیں۔ کہ ان کا کثیر حصہ کھانے پینے اور بچے پیدا کرکے پالنے سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا وہ قطعاً اس بات کو نہیں سمجھتیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ وہ صرف یہ سمجھتی ہیں۔ کہ خاوندوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ حالانکہ یہ تمہید وہ بائبل کی تھی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے آدم کو اکیلا دیکھ کر حوا کو اس کی دلداری کے لئے پیدا کیا۔ یا پھر ہندوؤں کی یہ تھیوری ہے۔ کہ عورتوں کو محض مردوں کے آرام اور اُن کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر یہ قومیں جن کی بنیاد ان باتوں پر تھی۔ وہ تو ان کو ترک کر چکی ہیں۔ اور ان میں احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اگر عورتیں خدا کے قرب کے لئے نہیں تو اپنی

قوم کی ترقی کے لئے

پیدا کی گئی ہیں۔ چونکہ ان اقوام کے سب لوگ خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہتے۔ کہ عورتیں خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ مگر یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ دنیا کی ترقی میں ان کا ویسا ہی حصہ ہے۔ جیسا مردوں کا ہے۔ مگر مسلمانوں میں ابھی تک یہ احساس بھی پیدا نہیں ہوا۔ اور جب تک تمام کے تمام مسلمان عورتوں کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ اس وقت تک کچھ کامیابی حاصل نہ ہوسکے گی۔ کتابیں لکھنے سے یہ بات حاصل نہ ہوگی کتابوں سے لفظ تو سیکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن مغز نہیں سیکھا جاسکتا مغز صحبت اور عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ جو عورتیں تعلیم پا جاتی ہیں۔ وہ دوسری عورتوں کو اپنے میں جذب نہیں کرسکتیں۔ اس وجہ سے ان کے تعلیم پانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا جب تک ایسا نہ ہو کہ ہر تعلیم یافتہ عورت دوسری عورتوں کو اپنی مائیں اور بہنیں سمجھے۔ اور ان کی حالت درست کرنے کی کوشش کرے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔

ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے

کہ وہ عورتوں میں بیداری اور احساس پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اُنہیں بتائے۔ کہ ان کی زندگی صرف خاوندوں کے لئے نہیں۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے خاوندوں سے ملکر خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کی کوشش کریں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود بار بار اس طرف توجہ دلانے کے اس وقت تک بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور ابھی تک عورتوں کی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ اگرچہ ہماری جماعت کی عورتوں اور دوسری عورتوں کی حالت میں فرق ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ جس رفتار سے وہ ترقی کر رہی ہیں۔ وہ بہت امید افزا ہے ایک عورت کے متعلق کئی عورتوں اور مردوں کی طرف سے بار بار مجھے یہ بات پہونچی۔ کہ وہ خود مضمون نہیں لکھتی۔ بلکہ کوئی مرد لکھکر دیتا ہے۔ مگر اس خاتون کا آج ہی میرے نام خط آیا ہے جس کی وہی طرز تحریر ہے۔ جو اس کے مضامین کی ہے۔ وہی جوش۔ وہی اظہار مطلب کا طریق ہے۔ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے سامان ہیں۔ کہ عورتیں ترقی کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور یہ اُسی ترقی کا نتیجہ ہے۔ کہ اپنے آپ کو سمجھنے لگ گئی ہیں۔ اگر یہ رَو جاری رہی۔ تو ہماری جماعت کی

مذہب کا عمود

عورتیں بہت جلد ترقی کرلیں گی۔ مگر ضرورت یہ ہے۔ کہ مرد ان کی مدد کریں۔ ہر باپ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی بیٹی کو ترقی کرنے میں مدد دے۔ ہر خاوند کا فرض ہے۔ کہ اپنی بیوی کی ترقی کا انتظام کرے۔ ہر بھائی کا فرض ہے۔ کہ اپنی بہن کو امداد دے۔ حتیٰ کہ ہر بیٹے کا فرض ہے۔ کہ اپنی ماں کو اوپر اُٹھائے۔ اگر اس طرز پر ساری جماعت کے لوگ عورتوں کو امداد دینے لگ جائیں تو بہت جلد ترقی ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اُن آیات میں جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہیں۔

ترقی کا گُر

بتایا ہے۔ بہت انسان جب کوئی کام کرنے لگتے ہیں۔ تو باوجود اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے پھر بھی وہ بعض اوقات اسے درست طور پر نہ کرسکنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اگر ہم سچے طور پر اس کے متعلق غور کریں۔ اور مخلی بالطبع ہوکر اس کے متعلق سوچیں۔ تو صحیح نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں۔ جیسے ایک مجسٹریٹ جو فریقین میں سے کسی سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کا فیصلہ بسا اوقات صحیح ہوتا ہے۔

مسلمان قاضیوں میں سے ایک

کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب بادشاہ نے انہیں قاضی مقرر کیا۔ تو ان کے دوست مبارک دینے آئے۔ مگر انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ رو رہے ہیں۔ پوچھا یہ کونسا رونے کا مقام ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اس سے بڑھ کر رونے کا اور کیا مقام ہے۔ کہ میرے پاس ایک مدعی آئے گا۔ جو کہیگا۔ مجھے فلاں سے یہ لینا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں ہوگا۔ کہ اس نے لینا ہے۔ یا نہیں لینا۔ اسی طرح مدعا علیہ آئیگا۔ اور کہیگا۔ مجھے کچھ نہیں دینا۔ مگر مجھے پتہ نہ ہوگا۔ کہ اس نے کچھ دینا ہے۔ یا نہیں۔ باوجود اس کے میں ان کا فیصلہ کرونگا نہ معلوم کس کا حق مارونگا۔ یہ ان کا رنگ تھا۔ مگر جیسا کہ تجربہ بتاتا ہے۔ اکثر اوقات مجسٹریٹ صحیح نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ نہ اسے لینا ہوتا ہے۔ نہ دینا۔ پس اگر ہم مخلی بالطبع ہوکر دیکھیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات کوئی شخص جو اپنی

مجبوری کا اظہار

کرتا ہے۔ وہ درست ہوتا۔ اور کئی موقعوں پر فی الواقعہ انسان مجبور ہوتا ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کو کوئی نامناسب بات چھوڑنے کے لئے کہا جائے۔ تو وہ کہتا ہے۔ کیا کروں چھٹتی نہیں۔ اسی طرح ایک شخص کسی بات کو خود چھوڑنا چاہتا ہے لیکن جب موقعہ آتا ہے۔ تو وہ کرگذرتا ہے۔ کئی جرائم ایسے ہوتے ہیں

کہ ان کے ارتکاب سے بچنا انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ پس اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن میں انسان کا اختیار ہوتا ہے۔ اور ایک وہ جن میں کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ قرآن کریم کے سوا دنیا کی کسی اور مذہبی کتاب نے یہ فرق بیان نہیں کیا۔ میں انعام دے سکتا ہوں۔ اگر کوئی اور الہامی کتاب سے یہ فرق دکھا دے۔ کہ

اعمال دو قسم کے

ہوتے ہیں۔ ایک اختیاری اور دوسرے غیر اختیاری۔ اور وہ اعمال جو اختیاری نظر آتے ہیں۔ ان میں بھی ایک حصہ بے اختیاری ہوتا ہے۔ نکاح کے موقعہ پر جو

ایک آیت

پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اس کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم (۳۳-۷۰) اے مومنو سچی اور پکی بات کہدیا کرو۔ جو دل میں ہو۔ وہ کہدیا کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تمہارے اعمال درست کردے گا۔

سچی بات کہنا خود نیک عمل ہے۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے اس وجہ سے تمہارے اعمال درست کردئے جائیں گے مطلب یہ ہے۔ کہ بعض اعمال ایسے ہیں۔ جن کو تم درست نہیں کرسکتے وہ ایسے اعمال ہیں۔ جو تمہارے اختیار میں نہیں ہیں۔ اور تم معذور ہو۔ پھر تمہیں کیا کرنا چاہئے۔ یہ کہ جو اعمال تمہارے اختیار میں ہیں۔ وہ کرلو۔ اور جو بے اختیاری والے ہیں۔ ان کو ہم کرینگے

کئی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آکر کہتے ہیں۔

نماز میں لذت

نہیں آتی۔ ہم کیا کریں۔ آپ فرماتے۔ تم نماز پڑھ لیا کرو۔ نماز پڑھنا تو تمہارے اختیار کی بات ہے۔ تمہارے حصہ میں جو کام ہے۔ اسے تم کرلو۔ خدا اپنے حصہ کا کام آپ کریگا۔ تو فرمایا۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم۔ تمہارے کام دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو تم کرسکتے ہو۔ اور دوسرے وہ جو تم نہیں کرسکتے۔ مثلاً خیالات کا انتشار یا ایسے اعمال جن کی انسان کو عادت پڑجائے تو فرمایا تم ایک حصہ کی جو تمہارے اختیار میں ہے۔ درستی کرلو۔ دوسرے حصہ کی جو تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم خود اصلاح کرینگے

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن نے دو قسم کے اعمال تسلیم کئے ہیں۔ اور پھر یہ گر بتایا ہے۔ کہ جو اعمال تم کرسکتے ہو وہ کرلو۔ اور جو نہیں کرسکتے ان کے متعلق آسمان سے ایسی طاقتیں نازل ہونگی۔ کہ وہ درست ہوجائینگے

نکاح میں

بیسیوں باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جنہیں انسان دیکھ کر درست کرسکتا ہے۔ مگر بعض ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو انسان کے اختیار میں نہیں ہوتیں۔ اور ان کی وجہ سے برا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ عام طور پر ظاہری شکل و شباہت دیکھی جاسکتی ہے۔ اور اس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت بھی دی ہے۔ اسی طرح انسان عادات بھی عورتوں کے ذریعہ معلوم کرسکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے متعلق کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ بسا اوقات میرے پاس مقدمے آتے ہیں اور جب میں پوچھتا ہوں۔ کہ نااتفاقی کی کیا وجہ ہے۔ تو کہتے ہیں پتہ نہیں کیا وجہ ہے۔ مگر دل نہیں چاہتا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جذبات اور خیالات کے

باریک احساسات

کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ جنہیں انسان محسوس تو کرسکتا ہے۔ مگر ان کو بیان نہیں کرسکتا۔ یہ احساسات تعلقات پر اثر ڈالتے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ تم نکاح کرتے وقت کھلے طور پر باتیں کرلو تمہاری باتوں میں کوئی پیچیدگی نہ ہو۔ کوئی کپٹ نہ رکھو کوئی بدلہ لینے کیلئے یا ناجائز فوائد کے لئے نکاح کا ارادہ نہ ہو۔ بلکہ تقوےٰ مدنظر ہو۔ خدا کی رضا کے لئے نکاح کا ارادہ ہو۔ پھر جو باتیں تمہارے اختیار میں نہ ہوں گی۔ ان کو خدا درست کردے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ جو لوگ تقوےٰ کو مدنظر رکھ کر نکاح کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے لئے ایسے سامان کردیتا ہے۔ کہ ان میں باوجود بعض نقائص کے ایسی محبت ہوتی ہے۔ کہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نکاحوں کے متعلق جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو حیرت ہوتی ہے۔ ایک وقت میں آپ کی نو بیویاں تھیں۔ اُدھر ساری دنیا کا بوجھ آپ کے کندھوں پر تھا۔ اور آپ کو ایک لحہ کے لئے بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ مگر آپ کی شادیاں چونکہ تقوےٰ کے لئے تھیں۔ اس لئے ایمان اور اخلاص کے لحاظ سے نہیں۔ جو حیثیت نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی بیویوں کو تھا بلکہ بشری محبت کے لحاظ سے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کو

بے حد محبت

تھی۔ ذرا غور تو کرو۔ وہ کیا چیز تھی۔ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس قدر محبت آپ کی بیویوں کے دلوں میں پیدا کردی تھی۔ یہ خدا تعالےٰ کا تقوےٰ ہی تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کی شادی بارہ ۱۲ تیرہ ۱۳ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اور اکیس ۲۱ بائیس ۲۲ سال کی عمر میں بیوہ ہوگئیں۔ اس صورت میں دنیوی لحاظ سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ آپ کی زندگی بے مقصد و بے مدعا رہی۔ مگر آپ کے مذہبی اخلاص کو جانے دیں تو میاں بیوی کے لحاظ سے جو اخلاص نظر آتا ہے۔ وہ بھی بے نظیر ہے۔ ایک عورت بیان کرتی ہے۔ ایک دفعہ میں حضرت عائشہ رض کے پاس گئی۔ تو وہ کھانا کھا رہی اور ساتھ ہی روتی جاتی تھیں۔ میں نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ مجھے ایسے اچھے آٹے کی روٹی دیکھ کر یہ خیال آرہا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چکی اچھی طرح کی نہ ہوتی تھی۔ اور آٹا موٹا بنتا تھا۔ اس وقت اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہوتے۔ تو میں اس آٹے کی روٹی پکا کر ان کو کھلاتی۔

عام طور پر عورتیں خاوندوں کی وفات پر اس قسم کے خیالات پر روتی ہیں۔ کہ فلاں نے یہ دکھ دیا ہے۔ اگر خاوند زندہ ہوتا۔ تو یہ دکھ نہ پہونچتا۔ یا کھانے پینے کی تکلیف ہوتی ہے۔ خاوند ہوتا۔ تو نہ ہوتی۔ مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خوشی کے وقت روتی ہیں اس لئے نہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے۔ تو کھانے پینے کی چیزیں لاکر دیتے۔ یا کپڑے بنوا کر لاتے۔ بلکہ اس لئے کہ یہ آرام جو مجھے پہونچ رہا ہے۔ یہ مجھ اکیلی کو حاصل نہ ہوتا۔ بلکہ آپؐ کو بھی پہونچتا۔ اس طرح وہ کھانا جو لطف و سرور کا باعث ہوسکتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتا۔ کیونکہ اس میں ان کا محبوب شامل نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ جب

قلوب پر تصرف

کرتا ہے۔ تو یہی حالت ہوتی ہے۔ پس تقوےٰ کو مدنظر رکھ کر شادی کرنی چاہئے۔ جب ایسا کیا جائے تو خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان مخفی نقائص کو جن تک انسان کی نگاہ نہیں پہونچ سکتی۔ یا جن کی اصلاح اس کے اختیار سے باہر ہوتی ہے۔ خیر سے بدل دیتا ہے۔

اس وقت میں خان نعمت خان صاحب سب جج امرتسر کی لڑکی اقبال بیگم کا نکاح ایک ہزار مہر پر اوصاف علی خاں صاحب سے پڑھے جانے کا اعلان کرتا ہوں۔

ارضِ عکا "خدا کا مہمان خانہ" یا "قید خانہ"؟

اہل بہاء کی غلط بیانیوں کا ازالہ

مرزا حسین علی المعروف بہاء اللہ کی پیدائش علاقہ ایران کے گاؤں "نور" میں ہوئی۔ آپ کی پالیسی کو باغیانہ پاکر حکومت نے مختلف مقامات پر آپ کو محبوس کیا۔ ان شہروں میں سے ایک عکا بھی ہے۔

خود جناب بہاء اللہ کا قول ہے:-

"گاہے بعراق وہنگامے بادرنہ وازانجا بعکا کہ منفائے قاتلین وسارقین بودہ من غیر جہت مارا نفی نمودند"

یعنی کبھی عراق اور کبھی ادرنہ میں اور وہاں سے عکا میں جو کہ خونیوں اور چوروں کا مقام ہے ہمیں جلاوطن کیا"

(باب الحیاۃ ترجمہ مقالۂ سیاح صفحہ ۶۸، ۶۹)

گویا بقول بانیٔ بہائیت عکاء "خونیوں اور چوروں کا مقام ہے" جہاں پر آپ کو مجبوراً بھیجا گیا۔ مگر بہائی جو پر کے کووں کی قطار بنانے کے عادی ہیں۔ اب عکاء کو "خدا کا مہمان خانہ" قرار دیتے ہیں۔ اور اس کی تائید کے لئے بہائی رسالہ "کوکب ہند" اپنی یکم جنوری ۱۹۲۸ء کی اشاعت میں مختار الصحاح وغیرہ کے حوالہ سے "طوبیٰ لمن زار عکاء" کو پیش کرتا ہے۔ گو یہ فقرہ کسی مستند اور صحیح کتاب حدیث میں موجود نہیں۔ مگر علی سبیل التسلیم ہم کہتے ہیں کہ اس میں بہاء اللہ یا بہائیت کی صداقت پر کیا دلیل ہے؟ صحیح تو یہ ہے۔ کہ ارض عکاء جناب بہاء اللہ کی اقراری ذلت کا مقام ہے آپ لکھتے ہیں:-

"ان الناس یفتخرون بالعلم ویمدحونہ ولکن العبد اشکو منہ لولاہ ما حبس البہاء فی سجن عکاء بالذلۃ الکبریٰ"

(الواح مبارکہ صفحہ ۵)

کہ لوگ علم پر فخر کرتے اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر میں تو اس سے شکوہ ہے۔ کیونکہ اگر علم نہ ہوتا تو بہاء اللہ کو قید خانہ عکا میں بڑی ذلت سے قید نہ کیا جاتا" بیشک خدا کے مقدسوں کو بھی قید کیا جاتا ہے۔ مگر وہ اس کو اپنی ذلت نہیں سمجھتے۔ بلکہ "رب السجن احب الیّ" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ پس ظاہر ہے۔ کہ عکاء سے بہائیت کو کیا نسبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب بہاء اللہ نے اپنے آپ کو "آسمانِ ایران" کا "آفتاب دانش" قرار دیا ہے۔ نہ کہ آسمانِ شام یا آسمانِ عکاء کا۔ آپ فارسی زبان کو عربی پر مقدم کرنے کی تائید میں لکھتے ہیں:-

"وامروز چوں آفتاب دانش از آسمان ایران آشکار وہویدا است ہر چہ ایں زبان را ستائش نمائید سزاوار است"

(الواح مبارکہ صفحہ ۱۶۲)

غرض عکاء اگر مقام ممدوح ہے تو بہاء اللہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس کی کوئی اور وجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ عکاء ایک عرصہ تک اسلامی اور صلیبی جنگوں کا آماجگاہ بنا رہا ہے۔ صلاح الدین ایوبیؒ اور یورپین افواج کی دو سالہ عظیم الشان جنگ اسی جگہ پر ہوئی تھی۔ (دائرۃ المعارف جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵) اسی مقام پر چار ہزار علم برداران توحید کو تیرہ وتاریک کوٹھڑیوں میں قید کیا گیا تھا۔ جن کو صلاح الدینؒ نے آزاد کرایا۔ لکھا ہے:-

"وبعد یومین رحل طالبا عکاء فبلغہا بسلخ الشہر وقاتلہا ثانی یوم فاخذہا واستنقذ من کان فیہا من اساری المسلمین وکانوا زہاء ... ۴ واستولی علی ما فیہا من المال والبضائع لانہا کانت مظنۃ التجار"

(دائرۃ المعارف جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۳)

کہ دو دن کے بعد صلاح الدینؒ عکاء کی فتح کے لئے روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن اسے فتح کر کے مسلمان قیدیوں کو چھڑایا۔ جو قریباً چار ہزار تھے۔ اور عکا کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ وہ تجارت کی منڈی تھی۔ تاجر اکثر وہاں آتے تھے۔

پھر عکاء ہی وہ مقام ہے۔ جہاں پر نپولین بوناپارٹ کو اسلامی لشکر نے شکست دی لکھا ہے:-

"وفی عہد السلطان سلیم الثالث قدم نابولیون بونابرت امیر اعلی العسکر الفرنساوی فدخل سوریا من صوب مصر وحارب احمد باشا الجزار وفتح العریش وغزۃ ویافا ولکنہ ارتد خائبا عن عکاء"

(دائرۃ المعارف جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۱)

"سلطان سلیم ثالث کے زمانہ میں نپولین بوناپارٹ فرانسیسی لشکر کا سپہ سالار بنکر جانب مصر سے شام میں داخل ہوا۔ اور احمد پاشا سے بر سر پیکار رہا۔ اور عریش غزہ۔ یافا مقامات کو فتح کر لیا۔ مگر عکا سے ناکام لوٹا"

غرض چونکہ سرزمین عکاء مسلم سلاطین کی پیہم سرگرمیوں کا مرکز بننے والی تھی۔ اور اسی زمین پر اسلام اور عیسائیت کی بقاء کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ اس لئے مجاہدین وعجبین مسلمانوں کے لئے بشارت کے طور پر کہا گیا۔ "طوبیٰ لمن زار عکاء" علاوہ ازیں بہاء اللہ کی وجہ سے عکاء کو "خدا کا مہمان خانہ" قرار دینا بالکل غلط ہے۔ اسے تو "مہمان خانہ" کی بجائے "خدا کا قید خانہ" کہنا چاہیئے۔ کیونکہ لکھا ہے:-

"۱۸۶۸ء سے لیکر ۱۸۹۲ء تک حضرت بہاء اللہ عکہ میں قید رہے۔ اور پچھتر سال کی عمر میں چالیس سال کی قید کے بعد عکہ سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک باغ بہجی میں رحلت کی" (تعلیمات بہاء اللہ صفحہ ۲۳)

عکاء کے متعلق اس مختصر بیان کے بعد ہم بہائی رسالہ کے ایڈیٹر کی ان فریب آفرینیوں کو آشکار کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس نے عکاء کے متعلق اقوال نقل کرنے میں کی ہیں۔ تین قول نقل کئے ہیں۔ اور ہر ایک میں افترا سے کام لیا ہے۔ ملاحظہ ہو لکھا ہے۔

"یشہد الملحمۃ العظمی مادبۃ اللہ بمرج عکاء۔ عکاء کی چراگاہ میں نہایت خونریزی کی جگہ پر خدا کا مہمان خانہ دیکھنے میں آئیگا۔ الیواقیت والجواہر جزو ثانی مبحث ۶۵" (کوکب ہند صفحہ ۱۳)

ہم حیران ہیں۔ کہ اس عربی فقرہ کا مندرجہ بالا ترجمہ کس لغت کے مطابق کیا گیا ہے۔ یہ سب بہائی مولوی فاضل کی ایجاد ہے۔ کیا مدیر کوکب ہند اس کی صحت کا ثبوت دے سکتا ہے؟ دیدہ باید۔ بہت ممکن ہے کہ اگر "الیواقیت" دنیا سے نایاب ہوتی۔ تو بہائیوں کا یہ فریب کارگر ہو جاتا۔ مگر اب تو مشکل ہے۔

اصل حوالہ دیکھنے والے بہائی قابلیت کی ضرور داد دینگے۔ وہاں پر "المہدی" کے تذکرہ میں مصنف کتاب لکھتے ہیں۔

"یفتح المدینۃ الرومیۃ بالتکبیر مع سبعین الفا من المسلمین من ولد اسحاق یشہد الملحمۃ العظمی مادبۃ اللہ بمرج عکاء یبید الظلم واہلہ یقیم الدین" (الیواقیت جلد ۲ مبحث ۶۵ صفحہ ۱۶۱)

کہ مہدی مدینہ روما کو ستر ہزار مسلمانوں کی معیت میں نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے فتح کریگا۔ اور وہ اس عظیم الشان جنگ (جانوروں کے لئے غذائی دعوت) میں شامل ہوگا جو عکاء کی چراگاہ میں ہوگی۔ وہ ظلم اور ظالموں کو مٹا کر دین کو قائم کریگا"

اب ناظرین خود غور فرما سکتے ہیں۔ کہ اس خیانت مجرمانہ کے مرتکب کو کیا کہنا چاہیئے۔ اگر کسی بہائی کو اپنے ترجمہ کی صحت کا دعویٰ ہو یا اس خیانت کا انکار ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ ہمارے بیان کی تردید کرے۔

دوسرا قول مختار الصحاح سے نقل کیا ہے جس میں طوبیٰ لمن رأی عکاء کے الفاظ ہیں۔ مگر بھائی ایڈیٹر نے اس حوالہ میں بھی "عن رسول اللہ قال" زیادہ کرکے اس فقرہ کو حدیث نبوی بنانا چاہا ہے۔ حالانکہ مندرجہ بالا الفاظ مختار الصحاح میں بالکل نہیں۔

تیسرا قول ابن مجلہ کا لکھا ہے۔ اور اس میں "مأدبۃ اللہ" کا ترجمہ "خدا کا مہمان خانہ" کرکے دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ میں بھائی مولوی فاضل سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ "مأدبۃ" کا ترجمہ "مہمان خانہ" کس لغت کی کتاب میں لکھا ہے؟ کیا یہ بھی بہاء اللہ کی عربی کی طرح قواعد اور لغت کی تطابق سے مستغنی ہے؟ کتب لغت میں تو "اسم الطعام المأدبۃ" ہی لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو (مختار الصحاح۔ المنجد وغیرہ) کہ کھانے اور دعوت کو مأدبۃ کہتے ہیں۔ دوسرے اور تیسرے قول میں جو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں حسب ذیل حوالہ کافی ہے۔ لکھا ہے:-

"وفی حدیث کعب انہ ذکر ملحمۃ للروم فقال وللہ مأدبۃ من لحوم الروم بمروج عکاء (ای ضیافۃ السباع)" (تاج العروس جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

کہ کعبؓ نے رومیوں کی جنگ کا ذکر کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عکاء کی چراگاہ میں رومیوں کے گوشت سے دعوت ہوگی۔ یعنی درندوں کی ضیافت"

اس حوالہ سے "مأدبۃ اللہ" کے معنے اور حدیث سے مراد کعبؓ کا قول واضح ہو گئے ہیں۔ اور تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ ارض عکاء کی مرج صفوریہ میں ہی سلطان صلاح الدین کی وہ خونریز جنگ ہوئی تھی جس نے تمام یورپ کے منصوبوں کو ہمیشہ کے لئے ملیا میٹ کر دیا تھا اور بے شمار نصرانیوں کو درندوں کی خوراک بنایا تھا۔ (دائرۃ المعارف جلد ۱۰ صفحہ ۷۵۲)

بالآخر میں "کوکب ہند" کے ایڈیٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اگر خود ساختہ یا غلط حوالہ دیں تو دیں۔ مگر قرآن پاک میں تحریف نہ کریں مثلاً انہوں نے اسی مضمون میں لکھا ہے:

" فرمایا وان من قریۃ الا خلا فیہا نذیر کوئی بستی نہیں جہاں ہم نے نبی نہ بھیجے ہوں" صفحہ ۳ حالانکہ قرآن مجید میں "قریۃ" یا بستی کا لفظ نہیں بلکہ امت کا ہے۔ والسّلام

خاکسار

ابو العطاء اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل قادیان)

عدم تعاون یا تعاون

امسال انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاسوں کی کارروائی کے متعلق عام طور پر لوگوں کا خیال یہ ہے۔ کہ کانگریس نے شاہی کمیشن کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں تک کمیشن کے بائیکاٹ کے ریزولیوشن سے تعلق رکھنے والی تقریروں کو دیکھا جاتا ہے۔ وہاں تک یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگریس کی آواز بائیکاٹ کے حق میں ہے۔ مگر جن لوگوں کو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی ملی ہے وہ کانگریس کے منظور کردہ ریزولیوشنوں کے منشاء پر غور کرنے کے بعد بغیر کسی تامل کے کہدیں گے۔ کہ کانگریس کے ریزولیوشنوں کو جامۂ عمل میں لانا کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے کے ہم معنی ہوگا۔

مثال کے طور پر ہندوستان کے لئے آئین مرتب کرنے کے ریزولیوشن ہی کو لے لیجئے۔ اس ریزولیوشن کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے ایک آئین مرتب کیا جائے۔ اور ایک ممتاز اور سربرآوردہ لیڈر کے خیال کے مطابق اسے اصلاحات ہند کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کے حوالہ کر دیا جائے۔

یہ ایک عالم آشکار حقیقت ہے کہ کمیشن مذکورۂ بالا کا مقصد ہندوستان آنے سے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ اصلاحات کے متعلق ہندوستان کی تمام جماعتوں کی رائے معلوم کرے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کے تقرر کے متعلق جو سرکاری اعلان اشاعت پذیر ہوا ہے۔ اس میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ کمیشن مرکزی اور صوبجاتی مجالس قانون ساز کو اس مطلب کی دعوت دے گا۔ کہ وہ اپنے منتخب اور نامزد ممبروں میں سے انتخاب کرکے کمیٹیاں بنائیں۔ اور ان کو ہدایت کریں۔ کہ وہ اپنے صوبہ کے متعلق اصلاحات کے بارے میں اپنی رائے بشکل تحریر کمیشن کے روبرو رکھیں۔ اگر تھوڑی دیر کیلئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتیں متحد ہوکر ہندوستان کیلئے ایک آئین مرتب کرنے میں کامیاب ہو جائینگی۔ تو وہ آئین قدرتی طور پر کمیشن کے سامنے آئیگا۔ اور جب وہ کمیشن کے سامنے آ گیا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے ہندوستان کے آئین کے متعلق اپنی رائے کمیشن کے روبرو رکھدی اگر ہم اس کارروائی کو تعاون کے نام سے موسوم کریں تو ایسا کرنے میں کیا غلطی ہے؟ ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ کانگریس کی پالیسی لفظاً بائیکاٹ کی اور معناً تعاون کی ہے۔ ہرگز نادرست نہیں

کانگریس کے پاس کردہ دیگر ریزولیوشنوں سے ظاہر ہوتی ہے مگران چونکہ مسطور میں ان تمام ریزولیوشنوں پر بحث کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے ہم صرف آئین مرتب کرنے کے ریزولیوشن ہی کو زیر غور لاتے ہیں:

کون نہیں جانتا۔ کہ آج کل ہندوستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی حد انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور ہندو مسلمانوں اور مسلمان ہندوؤں پر اعتماد نہیں کرتے۔ اور حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ ان کا کسی ایک معاملہ پر متحد و متفق ہونا تقریباً ایک امر غیر ممکن ہو گیا ہے ان حالات میں یہ توقع کرنا کہ وہ متحد ہوکر ملک کے لئے آئین مرتب کریں گے۔ کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ جہاں تک ہمارے علم و یقین کا تعلق ہے۔ وہاں تک ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ آئین مرتب کرنے کا خیال ایک خواب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور اس صورت میں آئین مرتب کرنے کا ریزولیوشن ایک محض بے وزن ریزولیوشن ٹھہرتا ہے:

اول تو شاہی کمیشن کے بائیکاٹ کا کوئی جواز ہی نہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جسے تمام حقیقت پسند لوگ غیر مشروط طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ اور اگر بحث کی خاطر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ کمیشن کا بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے تو اس کے ساتھ یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ بائیکاٹ کا مقصد کمیشن کو اس کے کام میں ناکام رکھنا ہے۔ مگر کانگریس نے جو روش اختیار کی ہے۔ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہی ہے۔ کہ اس کے اس روش پر عملدرآمد کرنے سے کمیشن کو اس کے مقصد میں ناکامی نہ ہوگی۔ کیونکہ کمیشن جو بات چاہتا ہے۔ وہ اسے حاصل ہو جائے گی۔ یعنی آئین مرتب ہونے کی صورت میں وہ باسانی معلوم کر سکے گا۔ کہ ہندوستانی کیا چاہتے ہیں۔ اور ان کا مطالبہ کیا ہے۔

الغرض ہم نے جہاں تک مذکورہ بالا ریزولیوشن پر غور کیا ہے۔ وہاں تک ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ کانگریس نے یہ ریزولیوشن منظور کرکے ایک سخت مضحکہ خیز کارروائی کی ہے: ہمیں امید نہیں۔ کہ ہندوستان کے عام باشندے کانگریس کی اس کارروائی سے متاثر ہوں۔ کیونکہ جہاں ایک طرف یہ کارروائی مضحکہ خیز ہے۔ وہاں دوسری طرف ہندوستان کے عام باشندوں کی ذہنیت بھی وہ نہیں رہی ہے۔ جو تحریک عدم تعاون کے زمانہ عروج میں تھی:

(وطن دوست)

چھپ گئے!!! چھپ گئے!! چھپ گئے!!!

نئے سال کے نئے تحفے

حسب دستور سابق اس دفعہ بھی بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل نہایت ہی مفید اور عجیب و غریب علمی و روحانی تحفے بصرف زر کثیر تیار ہوئے ہیں۔ جن کو خریدنا اور ان سے مستفید ہونا ہر ایک احمدی پر لازم و واجب ہے۔

اسباق القرآن حصہ سوم: مصنفہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ یہ وہ مفید التصنیف ہے۔ جس کو اگر غور سے پڑھ لیا جائے۔ اور اس میں بیان کئے گئے مطالب اور قواعد کو ذہن نشین کر لیا جائے تو بغیر استاد کی مدد کے قرآن شریف با ترجمہ پڑھا جا سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۱۲/ حصہ سوم ۱/

سلسلہ ٹریکٹ تردید اصول ویدک: اس سلسلہ کے ابھی چھ نمبر چھپے ہیں۔ جن میں نہایت ہی سنجیدگی، متانت اور معقولیت کے ساتھ خود آریوں کی مسلمہ کتابوں کی بنا پر ہی ثابت کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ وید جنہیں الہامی بتایا جاتا ہے۔ ایشوری گیان نہیں۔ بلکہ مختلف رشیوں کی تصنیف ہیں۔ چھ کی قیمت ۳/ اور جو لوگ تقسیم کرنا چاہیں۔ انہیں رعایتی نرخ پر دئے جائیں گے۔

لیکچر شملہ: یہ سیدنا حضرت فضل عمر کا وہ معرکۃ الآراء لیکچر ہے۔ جو ایک کثیر مجمع کے سامنے شملہ کی بلند چوٹیوں پر دیا گیا۔ جس میں مسلمانوں کی انفرادی اور قومی ذمہ داریوں پر نہایت ہی دلآویز پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور حالات حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے جہاں مسلمانوں کو ان کے حقیقی فرائض سے آگاہ کیا گیا ہے۔ وہاں وہ راہیں بھی بتائی ہیں۔ جن پر چل کر وہ ملک میں عزت، خوشحالی اور قوت و برتری کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ جس خوبصورتی اور جامعیت کیساتھ حضرت اقدس نے اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ جن لوگوں کو ملک اور قوم سے سچی الفت ہے۔ انکو اس کا مطالعہ کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت ۳/

تواریخ مسجد فضل لنڈن: مصنفہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ یہ دلآویز تصنیف بھی اپنی قسم کی پہلی تصنیف ہے۔ اس میں قابل مصنف نے جہاں احمدیہ مشن لنڈن کا آغاز۔ اس کی تبلیغی سرگرمیاں۔ بہترین نتائج اور اس کا غیر مسلم حلقہ سے شاندار خراج تحسین حاصل کرنے کا مفصل ذکر کیا ہے۔ وہاں مسجد فضل لنڈن کی بھی مکمل تواریخ قلم بند فرمائی ہے۔ اور بتلایا ہے کہ کس طرح مرکز تثلیث میں ایک خدا کا نام بلند کرنے کے لئے مسجد کی تعمیر کا خیال پیدا ہوا۔ اور پھر کن حالات میں اس کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی۔ اور پھر کس طرح جوش و اخلاص سے امید سے زیادہ رقم جمع ہو گئی۔ اور پھر کس طرح اس جمع شدہ رقم میں خدائے وحید نے برکت ڈالی۔ اور ایکسچینج کی بدولت اصل سے بھی ڈیوڑھا روپیہ مل گیا۔ اور اس روپیہ کو کس طرح خرچ کیا گیا۔ اور آخر میں ایک نہایت ہی بارونق اور موزون مقام پر خدائے یکتا کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے ایک شاندار مسجد تعمیر ہو گئی۔ اسی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح کا بارہ حواریوں کے ساتھ لنڈن جانا۔ کانفرنس مذاہب میں مضمون دسنانا۔ مضمون کی قبولیت۔ غیروں کا خراج تحسین۔ لنڈنی اخبارات کا ہمدردانہ رویہ اور حضرت اقدس کے ورود مسعود اور وہاں کی شاندار کامیابی کا مفصل ذکر۔ پھر مسجد کے سنگ بنیاد پر شاندار اجتماع۔ بڑے بڑے لوگوں کا ہجوم۔ لنڈن کے بڑے بڑے اخبارات کا ریویو۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہر موقعہ کی تصاویر شائع کرنا۔ اس کے بعد مسجد لنڈن کے افتتاح کی تقریب کا بھی تفصیلوار ذکر کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک موقعہ کے فوٹو بھی ساتھ ہی دے گئے ہیں۔ اور ان تمام بڑے بڑے اخبارات کی آراء بھی جمع کی گئی ہیں۔ جو اس عظیم الشان اجتماع کے موقعہ پر شائع ہوئیں۔

الغرض یہ تصنیف اپنے اندر بہت سی دلچسپیوں کو لئے ہوئے ہے۔ جو صرف دیکھنے اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حجم ۱۲۰ صفحے سے زائد تختی بڑی۔ تمیں نہایت ہی دلآویز اور بہترین ولایتی طرز کے فوٹو کپڑے کی سنہری جلد اور اس پر مسجد کا سنہری نقشہ۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی بھی دیدہ زیب بہترین اور پرکشش ہے۔ قیمت بلا جلد ۱/۸ مجلد ۱/۱۲

ہمارا خدا: یہ ضروری اور مفید تصنیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے افکار عالیہ کا نتیجہ ہے۔ اس میں صاحب موصوف نے جہاں خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر اسلامی نقطہ نگاہ سے پوری پوری روشنی ڈالی ہے۔ وہاں ان تمام اوہام و وساوس کا بھی کماحقہ ازالہ فرمایا ہے۔ جو نئی روشنی کے نوجوانوں کو مرعوب کئے ہوئے ہیں۔ مضمون جس قدر ادق اور مشکل ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے مگر حضرت مصنف کا کمال یہ ہے۔ کہ جس بات کو بھی لیا ہے اسے ایسے سادہ اور عام فہم طرز پر ثابت کیا ہے۔ کہ معمولی استعداد کا آدمی بھی نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ لے۔ امید ہے کہ دوست اس نہایت ہی ضروری اور مفید تصنیف کو حاصل کئے بغیر نہیں رہیں گے۔ کیونکہ فی زمانہ جس قدر اس مضمون کی ضرورت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور اسی لئے ہر ایک خدا پرست کو نہ صرف خود اس کا مطالعہ کرنا چاہئیے۔ بلکہ اس میں بیان کی گئی باتوں سے ان لوگوں کو بھی واقف کرنا چاہئیے۔ جو علم و عرفان کی کمی یا مغربی فلسفہ سے متاثر ہو کر اپنے خالق و مالک سے دور ہو رہے ہیں۔ حجم تقریباً پونے دو سو صفحہ۔ اور لکھائی و چھپائی اور کاغذ بھی بہترین قسم کا لگوایا ہے۔ قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱/

سیرت المہدی حصہ دوم: یہ بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی تالیف ہے۔ جنہوں نے اس لطیفت اور ایمان پرور کتاب کا پہلا حصہ پڑھا ہے۔ وہ تو حصہ دوم کے لئے مدت سے چشم براہ ہونگے ہی۔ مگر جنہوں نے ابھی تک اس سے فائدہ نہیں اٹھایا انہیں ہم بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر آپ اپنے مطاع و محبوب کے حالات زندگی اور ان کے صحابہ کے عرفان پرور واقعات سے واقف ہونے کے خواہشمند ہیں۔ تو اس کا ضرور ہی مطالعہ کریں۔ کیونکہ اس میں نہایت ہی محنت۔ کوشش اور کاوش کے بعد خود چشم دید گواہوں کی عینی شہادتیں اور بیانات انہی کے لفظوں میں جمع کئے گئے ہیں۔ جو ایسے دلآویز روح پرور اور عرفان و ایقان کو بڑھانے والے ہیں کہ باید و شاید۔ یہی نہیں۔ اس میں حصہ اول کی بعض روایات پر وارد شدہ اعتراضوں کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ پہلی جلد کی چند محتاج تشریح روایات کو دوسرے راویوں کے بیانات سے واضح بھی کیا گیا ہے۔ اس کا حجم بھی تقریباً دو سو صفحہ۔ تختی بڑی۔ کاغذ ولایتی۔ لکھائی و چھپائی بہترین۔ قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱/

سلسلہ احمدیہ کی اسلامی خدمات: یہ وہ ضروری اور نہایت ہی ضروری تصنیف ہے۔ جو صیغہ دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی تصنیف کی گئی ہے۔ اس میں ان تمام کاموں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو خدمات اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ خود سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالفوں کی تحریروں اور شہادتوں سے بھی اس امر کا ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ اسلام کی حقیقی خدمت کرنیوالی اگر کوئی جماعت ہے۔ تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ جسے احمدی جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم کرے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ جن لوگوں کو نادانی کے باعث کافر اور دشمن اسلام بتایا جاتا ہے۔ صحیح معنوں میں وہی مومن اور خادم اسلام ہیں۔ اور انہی کی مبارک اور جان فروشانہ کوششوں کی بدولت اسلام کی عظمت قائم ہو رہی ہے۔ اس میں سلسلہ کے جن کاموں اور کوششوں کا ذکر کیا ہے ان کا اس جگہ دوہرانا بہت ہی تفصیل کو چاہتا ہے۔ جو مشکل ہے اس لئے یہاں صرف یہی کہنا کافی ہوگا۔ کہ اس طرز کی ایک کتاب بھی آج تک شائع نہیں ہوئی۔ احباب اسے پڑھیں گے۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہ تبلیغی کاموں میں کس قدر مفید اور موثر ہو سکتی ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۷/

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کتب بھی موجود ہیں۔ ترجمہ قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن قیمت ۱۲/ ۔ مشاہدات عرفانی ۱/۸ ۔ سیرت مسیح موعود ۔

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

(اشتہار) حمائل شریف کی قیمت میں خاص رعایت

مجھ سے خرید کر فائدہ حاصل کریں

یسرنا القرآن کی طرز پر سب سے پہلی حمائل شریف زردہ اور سفید کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس ہے۔ میں نے اس کی قیمت بجائے مبلغ دو روپے کے صرف ایک روپیہ کر دی ہے۔ حمائل نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے کاغذ اعلےٰ درجہ کا ہے۔ بوڑھے بچے اس کو بخوبی پڑھ سکتے ہیں

منشی محمد ابراہیم قادیان

آپ سردی میں بھی نماز تہجد ادا کر سکتے ہیں؟

وہ کونسا مسلمان ہوگا۔ جس کا دل نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے بے تاب نہ ہو۔ مگر یہ کڑکڑاتی سردی کچھ پیش نہیں جانے دیتی۔ اور دل کی حسرتیں دل ہی میں رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا اگر آپ عوارض سردی۔ کھانسی۔ زکام۔ نزلہ سے بے خوف ہو کر تہجد پڑھنے کے آرزومند ہیں۔ تو آپ کو آج ہی سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہئے جو نہ صرف آپ کو سردی کے ان عوارض سے بچائے گی۔ بلکہ پٹھوں کو مضبوط دل و دماغ کو تقویت۔ گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کرے گی۔ جسم کو چستی۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی اور معدہ کو تقویت دے گی۔ اگر آپ جوان ہیں۔ تو جوانی کی حفاظت۔ اگر آپ بوڑھے ہیں تو بڑھاپے کے عوارض سے بچائے گی۔ اگر آپ کمزور ہیں۔ تو زور آور اگر آپ زور آور ہیں۔ تو شہ زور کرے گی ٭

غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکیں گے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سندھ انجنیرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر اور سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ آج ہی پرنسپل صاحب سے پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

اصلی شدھ سلاجیت و شہد خالص عمدہ

زبدۃ الحکماء حکیم عبدالواحد کی تیار کردہ اطبار کرام کی مستند و مقبول عام ہے۔ ۸۰ فیصدی امراض کی دوا ہے ہندوستان۔ پنجاب۔ برما میں کثرت جاتی ہے۔

قیمت فی تولہ ۸ر۔ پاؤ سیر کے خریداران یا سیر سے زائد بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ عسل مصفی کے ڈبہ جات ہیں۔ ڈبہ تین پاؤ کی قیمت علاوہ ایک روپیہ کیلئے ۱۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:- ہر قسم کی جڑی بوٹی یہاں سے مل سکتی ہے۔

منیجر کارخانہ جڑی بوٹی مانسہرہ سرحدی صوبہ

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کیلئے ان گودھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ ۸ر۔ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و مامیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام فضلوں کو دور کرنے والی مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم نسیان کی دشمن۔ اور جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضائے رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے (۱۴ر)

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

المشتہر

نظام جان۔ عبداللہ جان معین الصحت قادیان

تریاق زعفرانی

امراض دل کے لئے بہ صفت موصوف ہے۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری کیلئے نہایت مفید ہے۔ نسیان ہو۔ معدہ کمزور ہو دماغ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو۔ کمزوری جگر کی وجہ سے بدن میں خون کم ہو رنگ زرد ہو۔ سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور پڑ گئی ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ نہایت مفید اور آرام پہونچانے کا موجب ہو گا۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

عبدالرحمان کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

—— مشہور آریہ مہاشہ نانک چند ناز جن کی نظمیں اکثر روزانہ پرتاپ۔ لاہور میں شائع ہوا کرتی ہیں۔ ان کے چچا مہاشہ ہنس راج نے جو کراچی میں سکونت پذیر ہیں۔ اسلام قبول کر لیا ہے

—— بمبئی ۹۔ جنوری۔ راجہ جے پرتھوی بہادر سنگھ وزیر اعظم نیپال کے داماد جو یکا یک کلکتہ سے روپوش ہو گئے تھے۔ اپنے بعض دوستوں کے پاس بمبئی میں مقیم ہیں۔ اور یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ یورپ جا رہے ہیں۔

—— لاہور ۱۱ جنوری۔ مسٹر جسٹس ایڈیسن نے خدا بخش راجپال کے حملہ آور کی سات سال کی سزا میں کوئی کمی نہیں کی۔ لیکن میعاد قید گذر جانے کے بعد ۳ سال کے لئے پانچہزار کی ضمانت ادا کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا۔

—— گجرات ۶۔ جنوری۔ ایک لڑکے بشمبر ناتھ متعلم دسویں جماعت نے جو ایک نابالغ طالب علم ہے۔ سب جج فرسٹ کلاس گجرات کی عدالت میں مسٹر ہری کرشن پرنسپل گورنمنٹ کالج اور مسٹر پرمانند ہیڈ ماسٹر پر ایک مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ کہ اسے ناجائز طور پر دسویں سے نویں جماعت میں اتارا گیا ہے۔ اور اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ عدالت نے ایک امتناعی حکم صادر کر دیا ہے۔ کہ وہ لڑکے کو دسویں جماعت میں بیٹھنے دیں۔ اور اسی جماعت میں اس کی حاضری لگائیں۔

—— پٹنہ ۹ جنوری۔ بہار اور اوڑیسہ کی گورنمنٹ نے زیر صدارت خان بہادر نعیم ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو مسلمانوں کے مذہبی اور خیراتی اوقاف کی موجودہ حالت کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ اور ان کے نظم و نسق میں بہتری کے متعلق تجاویز پیش کریگی

—— مدراس ۹ جنوری۔ امرتسر کی پولیس نے گورمکھی رسالہ "پھلواڑی" کے دفتر کی تلاشی لی۔ اور خاص نمبر کی جس قدر کاپیاں تھیں۔ ضبط کر لیں۔ میگزین مذکور میں دو قابل اعتراض تصاویر تھیں۔ جن سے فرقہ وارانہ کشیدگی کا احتمال ہے۔

—— بریلی۔ منشی کنور سین پٹواری کے مقدمہ قتل کا طویل سماعت کے بعد ڈسٹرکٹ سشن جج کی عدالت سے فیصلہ ہو گیا مدوا اور احمد حسین ملزموں کو سزائے موت اور تین کو عبور دریائے شور کی سزا کا حکم ہوا ہے۔

—— امرتسر میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مہتر و گداگروں کے بچوں کے لئے ایک سکول جاری کیا جائے۔

—— مسٹر عبد الغنی ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور اور مسٹر جسٹس ٹیک چند جج ہائیکورٹ لاہور یونیورسٹی پنجاب کے نئے فیلو مقرر ہوئے ہیں۔

—— بنارس ۱۱ جنوری۔ ہز ہائنس مہاراجہ نیپال نے بنارس ہندو یونیورسٹی کی عمارتوں کے نزدیک ایک ایورویدک کالج قائم کرنے کے لئے ۲۔ لاکھ روپیہ کی رقم دی ہے۔

—— لاہور ۱۱۔ جنوری۔ آج صبح ریلوے پولیس نے ایک سکھ سندر سنگھ نامی کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عورتوں کی گاڑی کے سامنے ننگا کھڑا تھا

—— مراد آباد میں پنڈت دیو ممبر کونسل کی صدارت میں آریہ کمار سمیلن ہوا۔ اس میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا جس میں ہر ایک آریہ کمار سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے کرپان رکھا کرے ؎

—— لاہور ۹۔ جنوری۔ آج مسٹر ہریشچندر ایڈیٹر میوا (؟) کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ ملزم کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے چند اشخاص کو یہ کہکر کہ وہ انہیں ملازم کرا دیگا کچھ روپیہ وصول کیا۔ اور اس طرح انہیں دھوکہ دیا۔

—— لاہور ۹۔ جنوری سردار دیویندر سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسمات جھنڈو اور اس کی دو لڑکیوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مسماۃ الللہ رکھی کے قتل کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا۔

—— بنارس ۷۔ جنوری۔ کل رات کو مندر انا پورنا بنارس میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے اسے سخت نقصان پہونچا۔ مندر کے بعض حصے بالکل تباہ ہو گئے ہیں خوش قسمتی سے کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ ہنوز آتش زدگی کا سبب معلوم نہیں ہوا۔

—— بمبئی ۱۱۔ جنوری سابق مہاراجہ اندور کی امریکن مس ملر کے ساتھ شادی پر اندور میں بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی تاریخ میں ہلکر کے خاندان نے کسی میم کے ساتھ آج تک شادی نہیں کی۔ معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے اس شادی کی اجازت نہیں دی۔ اور مہاراجہ صاحب عنقریب ولایت روانہ ہو جانے والے ہیں۔

—— گورنمنٹ صوبجات متوسط نے "کھر لیٹیر" کو اور گورنمنٹ بہار نے "پنوا کھالی ستنیہ گرہ" دلیش کے نوبودکوں اور دولت مندوں سے دان کی اپیل نامی کتابیں ضبط کر لی ہیں ؎

—— مدراس ۱۱۔ جنوری ایک گیارہ سالہ لڑکی نے اپنی والدہ اور اس کے دیگر ۳ بچوں کی خودکشی کے دردناک حالات عدالت میں بیان کئے پونو سوامی کو ڈاکٹر نے اپنی بیوی اور بچوں کے گذارہ کا کوئی انتظام نہ کیا۔ اور بیوی کو اس قدر پریشان کر دیا۔ کہ وہ بچوں سمیت خودکشی کر گئی۔ ان بچوں کی والدہ اپنے چاروں بچوں کو ساتھ لیکر رات کی تاریکی میں ایک کنوئیں پر گئی۔ اور دو بڑی لڑکیوں کی امداد سے اپنے لڑکے کو کنوئیں میں پھینکا۔ لڑکے کے بعد دونوں لڑکیوں کو بھی کنوئیں میں دھکا دیا۔ چھوٹی لڑکی جس کی عمر ۱۱ سال تھی بچ گئی۔ اور جھاڑی کے نیچے چھپ گئی۔ والدہ نے بھی کنوئیں میں چھلانگ لگا دی۔ اور اگلے دن چاروں لاشیں کنوئیں سے نکالی گئیں۔ اس عورت کے خاوند کو عدالت سے موت کی سزا دی گئی۔

ممالک غیر کی خبریں

—— روس میں دو بینک کے اسسٹنٹ ڈائرکٹروں کو بدیں وجہ موت کی سزا دی گئی ہے۔ کہ وہ زیادہ موٹے ہو گئے تھے۔ کیونکہ یہ لوگ مفت کا مال اڑاتے تھے۔

—— نیویارک ۶۔ جنوری۔ موٹروں کی قیمت میں نہایت دلچسپ مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ ارزاں قسم کی موٹروں کی قیمت اٹھارہ پونڈ سے چالیس پونڈ تک کم کر دی گئی ہے۔ اور عمدہ قسم کی موٹروں کی قیمت میں سو پونڈ سے ایک سو چالیس پونڈ تک کی کمی کر دی گئی ہے۔

—— لنڈن ۸۔ جنوری۔ سرجان سائمن سوئٹزرلینڈ سے کل ۹ جنوری کو واپس آ جائیں گے۔ اور دس دن قیام کرنے کے بعد ۱۹۔ جنوری کو ہندوستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

—— ویگا ۸۔ جنوری۔ ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ روسی یونینوں نے برطانوی کان کنوں کی درخواست پر موخر الذکر کو ڈیڑھ سو پچاس ہزار پونڈ مستعار دینا منظور کیا ہے۔ تاکہ وہ ہڑتال کے دوران میں لئے ہوئے قرضہ جات کو ادا کر سکیں ؎

—— لنڈن ۹ جنوری۔ دریائے ٹیمس کی طغیانی سے دو ہزار مکانات کو کم و بیش نقصان پہونچا ہے۔ سڑکوں اور مکانوں وغیرہ کی مرمت میں لاکھوں پونڈ صرف ہونگے۔ امدادی نظام قائم ہو گیا ہے۔ گرانڈ تھیٹر زیر آب ہے۔ لنڈن تباہی و بربادی کا منظر بنا ہوا ہے۔

—— روم ۹ جنوری۔ شہریار افغانستان نے وزیر اعظم اٹلی سائنور مسولینی سے ملاقات کی۔

—— راؤ ڈی جنیرو ۱۰ جنوری۔ ایک کسان کی عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو کہ ڈاڑھی مونچھ رکھتا ہے۔

—— لنڈن ۱۰ جنوری۔ جرنیل سانڈیگو نے ایک نئی جمہوریہ جس کا نام نیو واسی گو دیہ ہے۔ اور جس کا دار السلطنت سانڈینو شہر ہے۔ قائم کر دی ہے۔

—— رنگپی ۱۱۔ جنوری۔ ہندوستان کے ۹ گورنروں نے ان صوبجات کی طرف سے شاہی کمیشن میں بطور نمائندہ کام کرنے کیلئے جو آدمی چنے ہیں۔ ان میں پنجاب کی طرف سے سر مالکم ہیلی کو لیا گیا ہے۔ ان ۹ سپیشل افسران میں سے صرف ایک ہندوستانی ہیں۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)